حالتِ اقامت کی قربانی کو سفر میں کرنا:

(محمد قمر الحسن قادری، ہوسٹن، امریکہ)

یوروپ اور امریکہ میں کبھی کبھی مسائل شرعیہ کے تعلق سے بڑے مشکل لمحات آتے ہیں مگر فقہ حنفی کی جامعیت ایسی ہے کی کچھ نہ کچھ حل نکل آتا ہے۔قیاس کی برکتیں ایسی ہیں کہ پوری امت اس سے فائدہ حاصل کررہی ہے۔نو پید مسائل اور اسلام کا عالمی فروغ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ نئے مسائل کے حل کے لئے شرع میں ایسے اصول موجود ہوں جن کی روشنی میں نو پید مسائل کا حل تلاش کیا جائے اور وہ قیاس ہے کہ علت مشترکہ یا نظائر سے مسئلے کا حل ممکن ہوجاتا ہے۔یوروپ اور امریکہ میں اب چونکہ مسلمان کثرت سے آرہے ہیں اور اپنے اسلامی تشخص اور کردار کو بچانے کیلیئے وہ انتھک کوشش کرتے ہیں۔یہاں کا معاشرتی نظام، ایشیائی نظام سے بڑا مختلف ہے۔اس میں سے ایک مسئلہ جو زیر بحث ہے وہ بھی ہے۔

امریکہ میں بعض بعض جگہ مذبح (Slaughter House) بہت دور دور ہوتے ہیں۔یہ ان کے حفظان صحت کے اصولوں میں سے ہے۔چنانچہ بعض جگہوں پر شہر سے اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں کہ وہاں اگر ذبح کیلیئے جایا جائے تو مسافر کا حکم ہوجاتا ہے۔عید الاضحیٰ کے موقع پر لوگ نماز بقرعید پڑھ کر ذبح کرنے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔اس پر ایک استفتاء ہمارے یہاں النور مسجد کے دارالافتاء میں آیا۔سوال یہ تھا کہ ہم اتنی دور ذبح کرنے جاتے ہیں تو ہم مسافر ہوگئے اور مسافر پر قربانی واجب نہیں،تو کیا ہمارا قربانی کرنا ہمارے اوپر عائد وجوب کو ساقط کرتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ قربانی کے بعد ہم لوگ اپنے گھر واپس آجاتے ہیں۔اس تعلق سے راقم الحروف نے فتویٰ صادر کردیا مگر خیال آیا کہ اس کی مزید وضاحت مالہ وماعلیہ کے ساتھ ہوجائے۔فالحمدللہ۔

ائمہ مجتہدین کے درمیان قربانی کے حکم کے بارے میں قدرے اختلاف ہے، جو درج ذیل ہے۔

احناف: امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک واجب ہے اور صاحبین رضی اللہ عنہما کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

(فتح القدیر ج ۸،ص ۴۲۵۔کتاب الاضحیۃ/نصب الرایہ مع الہدایہ، ج ۴،ص ۴۹۶،کتاب الاضحیہ)

مالکیہ: امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک سنت موکدہ ہے، واجب نہیں اور جسکو قدرت ہو اس کا چھوڑنا مکروہ ہے۔

(الفوائد الاسلامی وادلتہ، ڈاکٹر وھبہ الزحیلی، ج ۴،ص ۲۷۰۴۔المطلب الثانی حکم الاضحیہ)

شافعیہ: منفرد پر ساری عمر میں ایک مرتبہ سنت عین۔اگر اہل خانہ میں متعدد لوگ ہوں تو سنت کفایہ ہے کہ اگر ایک

کی طرف سے بھی کردی جائے تو سب کی طرف سے کافی ہوجائیگی۔(ایضا)

احناف کے نزدیک شرائط قربانی سے اقامت بھی ہے کہ مقیم پر واجب ہوگی مسافر پرنہیں۔عالمگیری میں ہے۔

واماا لتطوع، فاضحیة المسافر والفقیر الذی لم یوجد منه النذر بالتضحیة ولا شراء الاضحیة لانعدام سبب الوجوب وشرطه۔ (عالمگیری۔ج۵۔ص۲۹۱: کتاب الاضحیہ۔الباب الاول)

ترجمہ: لیکن نفلی قربانی تو وہ ہے جو مسافر یا فقیر کرے جس کی طرف سے قربانی کرنے کی نذر نہ پائی گئی ہو،اور نہ ہی قربانی کے جانور کی خریداری ثابت ہو۔وجوب کے سبب اور شرط مفقود ہونے کی وجہ سے تو مسافر کی قربانی،اگر کرے گا،وہ نفلی ہوگی۔عالمگیری میں ہے۔

ومنها الاقامه فلا تجب علی السافر۔ولا تشترط الاقامة فی جمیع الوقت حتیٰ لو کان مسافرا فی اول الوقت ثم اقام فی آخره تجب علیه۔ولو کان مقیما فی اول الوقت ثم سافر ثم اقام تجب علیه۔ (حوالہ مذکور،ص ۲۹۲)

ترجمہ: شرائط قربانی سے مقیم ہونا ہے تو مسافر پر واجب نہیں،اور سارے وقت میں مقیم ہونا شرط نہیں،حتی کہ اگر اول وقت میں مسافر ہے اور آخری وقت میں مقیم ہوگیا تو اس پر واجب ہوگی اور اسی طرح سے اگر اول وقت میں مقیم تھا پھر سفر کیا پھر اقامت اختیار کرلی تو اس کے اوپر واجب ہوگی۔

قربانی کے لئے وقت سبب ہے،شرط نہیں ہے کہ جب وہ وقت پایا جائے گا تو قربانی کا وجوب ثابت ہوجائے گا اور وہ ایام نحر ہیں یعنی دس،گیارہ اور بارہ ذی الحجہ ہے۔فتح القدیر میں ہے:

ان سبب وجود الاضحیة الوقت وهو ایام النحر

(فتح القدیر،ج۸،ص ۴۲۵ کتاب الاضحیہ)

ترجمہ: قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے اور وہ ایام نحر ہیں۔

قدوری میں ہے:

وقت الاضحیة یدخل بطلوع الفجر من یوم النحر

(مختصر القدوری،ص ۲۱۶،کتاب الاضحیہ)

ترجمہ: قربانی کا وقت یوم النحر کو فجر کا وقت طلوع ہونے سے ہوجاتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے:

قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے۔ جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے تو قربانی واجب ہوگی۔

(بہار شریعت حصہ ۱۵، ص ۱۳۳، قربانی کا بیان)

آمدم برسر مطلب: وہ لوگ جو نماز عید الاضحیٰ ادا کر کے قربانی کرنے کے لئے جاتے ہیں جب کہ مذبح اتنے فاصلے پر ہوتا ہے کہ حکمِ مسافر لاحق ہوجائے تو کیا ان کی قربانی نفلی ہوگی یا ان سے وجوب ساقط ہوجائے گا؟ مذکورہ بالا عبارتوں سے یہی مترشح ہے کہ مسافر کی قربانی نفلی ہوگی مگر یہ بات بھی غور کرنے کی ہے کہ یہ حکم اس مسافر کے لئے ہے جو پورے قربانی کے اوقات میں مسافر ہو یعنی دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں کے غروب آفتاب تک، تو چونکہ قربانی کی شرائط سے مشروط نہیں ہے، اس لئے اس کی قربانی نفلی ہوگی مگر جس شخص کو اوقات قربانی سے کچھ بھی حصہ اقامت کا ملا، اس پر قربانی واجب ہوگی، جیسا کہ عالمگیری کے حوالے سے گزرا۔ اب یہ صورتیں ہوئیں۔

۱۔ پورے اوقات قربانی میں مسافر رہا۔

۲۔ ابتدائے وقت میں مقیم تھا پھر مسافر ہوا۔

۳۔ ابتدائے وقت میں مسافر تھا پھر مقیم ہوا۔

پہلی صورت میں اس پر قربانی واجب نہیں مگر دوسری دونوں صورتوں میں اس پر قربانی واجب ہوگی۔ جس کا ادا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ شخص جس پر حالت اقامت میں قربانی کا وجوب لاحق ہوا تو کیا اس کے لئے حالتِ اقامت میں قربانی کرنے سے وجوب ساقط ہوگا یا پھر اس وجوب کی ادائیگی اگر وہ حالت مسافرت میں کرتا ہے تو اس کے ذمہ سے ساقط ہوگا یا نہیں؟ قیاس یہ چاہتا ہے کہ حالت اقامت کے وجوب کو اگر وہ حالت مسافرت میں ادا کرتا ہے تو اس کا وجوب ذمہ سے ساقط ہوجائے اور وہ بری الذمہ ہوجائے۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ:

ایک شخص جس کے ذمہ فرض نماز باقی ہے مگر وہ اس کو ادا نہیں کرسکا، پھر وہ سفر میں چلا گیا اور وہاں وقت گزرنے کے بعد ادا کیا تو وہ حالت سفر کی نماز کی طرح قصر نہیں ادا کرے گا، بلکہ پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ فرضیت نماز کے متوجہ ہونے کے وقت وہ مقیم تھا اور کسی وجہ سے اس کو ادا نہیں کرسکا تھا۔ اب وہ حالت سفر میں مقیم کی طرح ادا کرے گا تو فرض ساقط ہوجائیگا۔ اسی طرح سے وہ شخص جس پر قربانی کا وجوب تھا، امر وجوب کے متوجہ ہونے کے وقت وہ مقیم تھا پھر سفر کیا تو اب حالت سفر میں وہ قربانی کرے تو اس کے ذمہ سے وجوب ساقط ہوگا اور وجوب پر عمل پالیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دین میں آسانی رکھی ہے اور جہاں کہیں مشکلات ہیں ان میں آسانی عطا فرمادی۔ ارشاد باری ہے:

یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر (البقرہ، آیت۔ ۱۸۵)

ترجمہ: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ (کنزالایمان)

نیز فرمایا:

ماجعل علیکم فی الدین من حرج (الحج۔۷۸)

ترجمہ: تم پر دین میں تنگی نہ رکھی۔ (کنزالایمان)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر آسانیاں دینے کا حکم دیا ہے اور دشواریوں سے روکا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

حدیث: عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یسروا ولاتعسروا، وبشروا، ولاتنفروا۔

(بخاری شریف ص۔۴۔حدیث نمبر ۶۹ باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولھم بالموعظۃ والعلم)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو، خوش خبری سناؤ، نفرت مت دلاؤ۔

اسی کے تحت یہ ضابطہ ہے کہ جس کو علامہ زین الدین ابراہیم ابن نجیم حنفی علیہ الرحمہ والرضوان نے بیان فرمایا:

المشقۃ تجلب التیسیر (الاشباہ والنظائر، ص ۷۷)

یعنی مشقت آسانی لاتی ہے، جس کے تحت متعدد مقامات کا ذکر کیا گیا ہے، جہاں بندے کو آسانی کا حکم دیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں:

واعلم ان اسباب التخفیف فی العبادات وغیرھا سبعۃ (حوالہ مذکور)

ترجمہ: جان لو کہ عبادات وغیرہ میں تخفیف کے اسباب سات ہیں۔

پھر ان میں سب سے پہلے سفر کو شمار فرمایا اور فرمایا کہ سفر کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: وہ سفر ہے جو طویل ہو۔ وہ تین دن اور رات کا سفر ہے (یعنی مدت مسافرت کا) ایسی صورت میں اس کو قصر کرنے اور روزہ چھوڑنے، ایک دن اور رات سے زیادہ (یعنی تین دن اور تین رات) تک موزوں پر مسح کرنے اور قربانی ساقط ہونے کا حکم ہے۔

دوسری قسم: وہ ہے جو اس مذکورہ کے ساتھ خاص نہ ہو۔ یعنی شہر سے باہر ہو جانا، خواہ چند میل ہی سہی تو وہ جمعہ چھوڑ سکتا ہے۔ عیدین اور جماعت چھوڑ سکتا ہے، سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ تیمم کرنا اس کے لئے جائز ہوگا وغیرہ۔

اس بحث میں قسم ثانی غور طلب ہے کہ جو شخص اپنی حدود شہر سے باہر نکلا، اس پر شریعت نے تخفیف کا حکم جاری کر دیا اس کے مشقت میں پڑنے کی وجہ سے۔ زیر بحث مسئلے میں اس شخص کے لئے کتنی مشقت ہے کہ وہ عید ادا کر کے مسافتِ بعیدہ پر قربانی کرنے جا رہا اور پھر واپس اپنے گھر مقیم ہو جا رہا ہے۔ اگر ایسی صورت میں اس کی اُس قربانی پر نفلی قربانی کا حکم صادر کر کے واجب قربانی، اس کے ذمہ باقی تسلیم کی جائے تو یہ صعب تر ہے کہ وہ جب جب جائیگا مسافر ہوگا اور اس کی قربانی نفلی ہوگی اور ایام نحر میں جب جب اپنے وطن اصلی میں آئیگا وجوب قربانی باقی ہوگا۔ ایسی صورت میں لامحالہ اس کی یہ قربانی جو مسافت بعیدہ یعنی مسافرت پر ہوئی ہے، اس سے اس کا وجوب ساقط ہوگا۔

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی تفسیر 'جامع البیان فی تأویل القرآن' (تفسیر طبری) میں نقل فرمایا ہے:

وان صام فی سفر فلا قضاء علیہ اذا اقام (تفسیر طبری جلد ۲، ص ۱۶۶)

ترجمہ: جب سفر میں روزہ رکھ لیا تو اقامت کی حالت میں اب اس کی قضا نہیں۔

گویا بندے کا وہی روزہ جو حالت سفر میں رکھا وہ اقامت کے روزے کا قائم مقام یا بدل ہو گیا اب اس کو مزید روزے قضا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ بندے کے لئے یہی تیسیر ہے جو اسکو مشقت سے محفوظ رکھتی ہے، پھر آگے چل مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

قال ابو جعفر وھذا القول عندنا اولی بالصواب لاجماع الجمیع علی ان مریضا لو صام شھر رمضان۔ وھو ممن لہ الافطار لمرضہ۔ ان صومہ ذالک مجزی عنہ و لا قضاء علیہ ان صامہ فی سفرہ

(تفسیر طبری ج ۲، ص ۱۶۹)

ترجمہ: امام ابوجعفر طبری علیہ الرحمہ والرضوان نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ قول (کہ سفر میں روزہ رکھنے پر اسکی قضا نہیں) تمام لوگوں کے اجماع کرنے کی وجہ سے درستگی کے لحاظ سے بہتر ہے کہ مریض جس کو اس کے مرض کی وجہ سے رمضان کا روزہ رکھنے کی وجہ سے شفایابی کے بعد قضا نہیں۔ جتنے دن اس نے حالت مرض میں روزہ رکھا تھا، وہی کافی ہوگا، تو اسی سے مسافر کا حکم بھی معلوم ہو گیا کہ حالت سفر میں اس نے جو روزہ رکھا اس کی قضا نہیں۔

امام طبری علیہ الرحمہ نے یہاں اجماع بھی نقل کر دیا کہ مسافر اگر رمضان میں بحالت سفر روزہ رکھ رہا ہے تو بعد رمضان اس کی قضا کی ضرورت نہیں، تو اسی طرح سے اگر مسافر اپنی اقامت کی قربانی حالت سفر میں کرے تو اس کی بھی

اداہی ہے اور اعادہ کا حکم نہ دیا جائے گا۔

اس کی دوسری نظیر شریعت مبارک میں یہ ملتی ہے کہ مسافر پر جمعہ فرض نہیں مگر وہ جمعہ ادا کرلے تو اس کو ظہر پڑھنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ حدیث مبارک میں ہے:

عن جابر رضی اللہ تعالی عنه ان رسول اللہ ﷺ قال: من کان یومن باللہ و الیوم الاخر فعلیه الجمعة یوم الجمعه، الا مریض او مسافر او امرأة او صبی او مملوک، فمن استغنی بلھو او تجارة استغنی اللہ عنه۔ و اللہ غنی حمید۔ (دار قطنی۔ الجزء الثانی ص ۳ حدیث ۱۵۶۰)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز فرض ہے مگر مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام (کہ ان پر فرض نہیں) جو لہو و لعب اور کاروبار کی وجہ سے جمعہ سے بے نیاز ہو جائے تو اللہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے، اور اللہ غنی اور سراہا ہوا ہے۔

اسی باب میں فقہ حنفی کی بنیادی کتاب قدوری میں مذکور ہے۔

"ولا تجب الجمعة علی مسافر ولا امرأة ولا مریض ولا صبی ولا عبد ولا اعمی۔ فان حضروا وصلوا مع الناس اجزاھم عن فرض الوقت۔" (قدوری ص ۳۵، باب صلاۃ الجمعۃ)

ترجمہ: مسافر، عورت، مریض غلام اور نابینا پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ اگر حاضر ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیں تو وقت کے فرض (یعنی ظہر) کیلئے کافی ہو جائے گا۔

پھر اسی بحث کو شیخ الاسلام امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ علیہ الرحمہ والرضوان نے بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"لان المسافر یحرج فی الحضور و کذا المریض و الاعمیٰ۔ و العبد مشغول بخدمة المولیٰ، و المرأة بخدمة الزوج فعذروا دفعا للحرج و الضرر۔ فان حضروا و صلو مع الناس اجزاھم عن فرض الوقت۔ لانھم تحملوه فصاروا کالمسافر اذا صام۔" (الھدایہ جلد اول ص ۱۶۹، باب صلاۃ الجمعۃ)

ترجمہ: کیونکہ مسافر، مریض اور اندھے کے لئے حرج ہے اور غلام اپنے آقا کی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے اور عورت اپنے شوہر کی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے تو ضرر اور حرج کی وجہ سے یہ معذور ہو گئے، پھر بھی اگر حاضر ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز کی ادا کرلیں تو اس وقت، اس کے فرض (یعنی ظہر) کیلئے کافی ہو گیا کیونکہ ان لوگوں نے

مشقت برداشت کی تو وہ اس مسافر کی طرح ہوئے جس نے سفر میں روزہ رکھا۔

ان نظائر وامثلہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دفع حرج وآسانی کے لئے شریعت مطہرہ نے بندوں کو آسانیاں عطا فرمائی ہیں۔ نیز یہ آسانیاں جو ذکر کی گئی ہیں، یہ فرائض میں دی گئی ہیں کہ ماہ رمضان میں روزہ اور جمعہ کے روز نماز جمعہ، یہ دونوں فرائض سے ہیں۔ اگر پھر بھی مسافر، حالت سفر میں روزہ رکھ لے اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرلے تو اس کے لوٹانے یا قضا کرنے کا حکم شریعت نے نہیں دیا ہے تو قربانی تو باب واجبات میں سے ہے، اور وہ بھی ائمہ مجتہدین کے نزدیک، اس کے وجوب اور سنت ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حتی کہ خود ائمہ احناف کے یہاں اس میں اختلاف ہے۔ اگرچہ مفتیٰ بہ قول سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے اور اس پر جمہور حنفیہ فتوی دیتے ہیں تو اب صورت مذکورہ میں کہ جو شخص نماز عید الاضحیٰ اپنے گھر ادا کر کے مسافت بعیدہ پر قربانی کرنے کے لئے جائے اور قربانی کرے تو اس کی قربانی سے وجوب ساقط ہوجائیگا اور دوبارہ اس کو قربانی کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ اسی میں اس کے لئے آسانی ہے اور رب کریم کا ارشاد **یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر** (اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا) کی روشنی میں اس ضابطے پر عمل ہوگا کہ **المشقة تجلب التیسیر** (مشقت آسانی لاتی ہے) ورنہ اس شخص کے ذمہ سے واجب ساقط نہ ہونے کی بنیاد پر گناہ لازم آئیگا، جب کہ وہ اُس گناہ میں بچنے کے لئے یہ مشقت جھیل رہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب